تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب

اور

زوجہ محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الانعام:163)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت **"محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اور زوجہ محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ"**

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب 28 جولائی 1935ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیّدہ رشیدہ بیگم المعروف اُم ناصرؓ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

آپ کی شادی 22 جنوری 1962ء کو محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ بنت سیّد عبد الجلیل شاہ صاحب کے ساتھ ہوئی اور 23 جنوری 1962ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے ولیمے کا اہتمام فرمایا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نواز جن میں مکرم مرزا توفیق احمد صاحب، مکرم مرزا توصیف احمد صاحب، مکرم مرزا توقیر احمد صاحب اور مکرمہ محمودہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم نفیس الرحمان صاحب شامل ہیں۔

سامعین! صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب پاکستان کے سابقہ صدر محمد ایوب خان کے ساتھ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے ہمیں خلیفۂ وقت کی خداداد صلاحیت کا پتہ چلتا ہے جس سے غیر بھی مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ

"1962ء کا ذکر ہے کہ مجھے گردہ کی شدید تکلیف ہوئی اور میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے کہا کہ ربوہ میں گرمی بہت ہے آپ مری چلے جاؤ کیونکہ گرمی کا اثر بھی گردہ پر ہوتا ہے۔ مَیں اِس ڈاکٹری مشورہ کے بعد مری چلا گیا۔ ان دنوں سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم بھی مری آئے ہوئے تھے۔ مَیں نے اُن کو خط لکھا کہ مَیں ملنا چاہتا ہوں۔ مَیں نے اپنا تعارف بھی کروایا اور یہ بھی لکھا کہ یہ ملاقات جماعتی طور پر نہیں بلکہ میری ذاتی خواہش کے پیشِ نظر ہے۔ چند دنوں کے بعد اُن کا جواب آیا کہ آکر مل لیں۔ ان کے دیے ہوئے دن اور وقت مَیں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا۔ میری اُن سے تقریباً سوا گھنٹہ ملاقات رہی، مَیں نے اِسی دوران میں اُنہیں حضور کی تصنیف "دیباچہ تفسیر القرآن" پیش کی جسے انہوں نے بڑے احترام سے قبول کیا اور چند منٹ اُسے پڑھا اور پھر کہنے لگے: "مَیں آپ کو حضور کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ 1950ء میں اپنے کوئٹہ کے قیام کے دوران حضرت صاحب نے سٹاف کالج کے تمام افسران کی دعوت کی مَیں بھی مدعو تھا، چائے ختم ہوئی تو حضور تقریر کے لیے کھڑے ہوئے اور ابتداء اس طرح کی کہ پاکستان کو جغرافیائی اور فوجی نقطہ نظر سے کہاں کہاں سے اور کس طرح خطرہ ہو سکتا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اب تو وقت کا ضیاع ہو گا کیونکہ ایک مذہبی رہنما کو فوج کے نقطہ نظر کی کیا خبر اور خطرات کی نشاندہی سے کیا کام؟ دراصل مَیں اپنے آپ کو اس علم کا ماہر سمجھتا تھا اس لیے

طبیعت میں اکتاہٹ محسوس ہوئی لیکن جب اُنہوں نے مضمون ختم کیا اور اپنی تقریر ختم کی تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ آج پہلے دن مَیں نے سٹاف کالج میں داخلہ لیا ہے۔ جس شخص کو خدا نے ایسا زبردست دماغ دیا ہو اور غیر متعلقہ علوم میں اس کی دسترس اس غضب کی ہو دینی علوم میں اُس کے ادراک کا کیا عالم ہوگا“

(تاریخ احمدیت جلد 23 صفحہ 220)

سامعین! آپ کی وفات 2 اگست 2011ء کو ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 76 برس تھی۔

مورخہ 5 اگست 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی اور فرمایا:

”یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، ان کی بھی چار پانچ دن پہلے وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ... اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ کے فضل سے ان سب کا خلافت سے بڑا وفا کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر دے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔“

سامعین! اب خاکسار کچھ آپ کی اہلیہ کے بارے میں بیان کرے گا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ آپ کی شادی محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ 23 نومبر 1943 ء کو محترمہ سیّدہ رضیہ بیگم صاحبہ اور مکرم سیّد جلیل شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت میر حامد شاہ صاحب کی پوتی اور میر حسام الدین صاحب کی پڑپوتی تھیں اور حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی نواسی، حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی پڑنواسی یعنی حضرت اُمّ طاہر کی بھتیجی کی بیٹی تھیں۔ میر حسام الدین شاہ صاحب وہ ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق تھا اور جب شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد نے آپؑ کو سیالکوٹ بھیجا ہے تو انہی کے گھر میں رہے تھے اور حضرت مصلح موعود نے بھی ذکر کیا کہ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص تعلق تھا۔ اسی طرح سید حبیب اللہ شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ماموں تھے۔

آپ نہایت ہی سادہ، غریب اور مُنکسِرُ المزاج خاتون تھیں۔ کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ گھر سے نہ جانے دیتی تھیں۔ چندوں کو بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور اپنی بہوؤں کو بھی یہی عادت ڈالی۔

آپ کی ایک بہو بیان کرتی ہیں کہ آپ کو دینی مطالعہ کا بہت شوق تھا خاص طور پر آخری عمر میں تو انہوں نے بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب پڑھیں بلکہ تین دفعہ پڑھیں۔ ملفوظات پڑھی۔ تفسیر کبیر مکمل کی۔ آپ باقاعدگی سے خطبات سُنتی اور خلافت سے آپ کا عقیدت اور محبت کا رشتہ تھا۔

سامعین! محترمہ سیّدہ فریدہ بیگم صاحبہ مورخہ 25 اگست 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 72 برس تھی۔ مورخہ 27 اگست کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 اگست 2015ء کو بعد نمازِ جمعہ آپ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ وناصر ہو۔ ان کا ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ میں اور ایک نواسہ ان کا جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صحیح رنگ میں جماعت کا خادم بنائے۔“

اللہ تعالیٰ آپ دونوں میاں بیوی سے مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری ”جنت“ کا باب جانے دے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿